اضافہ شدہ اشاعتِ ثانی

تحقیقات

العلماء الکرام والائمۃ الاعلام
فی مسئلۃ نبوۃ سید الانام علیہ الصلاۃ
والسلام فی عالمی الارواح والاجسام

اشرف العلماء، شیخ الحدیث والتفسیر
ابو الحسنات علامہ محمد اشرف سیالوی زید مجدہ

ناشر
جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام سرگودہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب تحقیقات العلماء الکرام والائمۃ الاعلام فی مسئلۃ نبوۃ سید الانام علیہ الصلاۃ والسلام فی عالمی الارواح والاجسام

مصنف اشرف العلماء شیخ الحدیث والتفسیر ابو الحسنات علامہ محمد اشرف سیالوی زید مجدہ العالی

ضخامت ۴۰۸ صفحات

قیمت

ناشر جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام سرگودہا

تاریخ اشاعت (باردوم) نومبر 2010ء/ ذی الحج ۱۴۳۱ھ

ملنے کے پتے

جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام، کالج روڈ سرگودہا، 0483-724695

جامعہ رضویہ احسن القرآن دینہ 0544-633881

یہ بھی نہ سوچا گیا کہ ہم فوراً اور آناً فاناً بدظنی اور بدگمانی کا شکار ہو کر گناہ گار تو نہیں ہو رہے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر سنی سنائی بات کو تحقیق کے بغیر بیان کرنے اور حکایت و روایت کرنے سے روکا ہے اور ایسے لوگوں کو کاذب اور جھوٹا قرار دیا ہے، ارشادِ نبوی ہے:

کفی بالمرء کذباً ان یروی بکل ما سمعہ

تو کہیں ہم خود جھوٹے لعنتی اور کاذب تو نہیں بن رہے ہیں؟

الحاصل بندہ کا موجودہ جملہ مدعیان علم و فضل اور مقررین وواعظین (الا ماشاء اللہ) کے بارے میں یہ تاثر پختہ ہو گیا ہے کہ یہ حضرات علم و دانش اور مطالعہ و کتب بینی کے دشمن ہیں، کسی ہم مسلک اور ہم مذہب عالم کے ساتھ نہ ان کو ہمدردی ہے اور نہ محبت و الفت؟ یہ لوگ نہ کسی کے حق میں اخلاص اور حسن ظن سے کام لینے کو تیار ہیں اور نہ کسی اپنے کو اپنا سمجھ کر راضی ہیں، بلکہ بغض و حسد، عناد اور کینہ پروری کا مجسمہ ہیں۔ کسی گرے کو سنبھالنے کی بجائے اسے مزید نیچے دھکیلنے کے درپے ہیں، اگر لوگ کسی کو عزت و توقیر کی نظر سے دیکھیں تو یہ حضرات کھا گھ دشمن کی طرح اس پر حملہ آور ہونے کے لیے صرف موقع کی تلاش میں ہی نہیں رہیں گے بلکہ اس کارِ خیر کے لیے گھناؤنی اور بھیانک تدبیریں بھی خوب خوب سوچیں گے۔ اور یہ قطعاً نہیں سوچیں گے کہ اپنے بغض و عناد کی آگ بجھانے کے لیے ہم اپنے دین و مذہب کے خرمن کو بھی کس قدر نذرِ آتش کر رہے ہیں۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

جواب طلب سوال:

میرا اہل سنت کے اہل علم سے یہ سوال ہے کہ ہمیں بتلایا جائے اس وقت کون اہل

سنت کا امام ومقتدا اور رہبر ورہنما ہے تا کہ ہم جیسے طالب علم اس سے اجازت لے کر کوئی بات زبان پر لائیں یا کوئی جملہ نذر قرطاس کریں؟ کوئی بھی آدمی علمی کام کرنے لگے تو اس کے لیے دوہرا امتحان ہوتا ہے، مخالفین مذہب کا رفاع اور ان پر ردوقدح بھی کرے اور اپنے لوگوں کی طعن وتشنیع اور اعتراضات وتنقید کا ہدف بھی بنے۔ ظاہر ہے ایسی حرکتیں اپنے ہاتھوں اپنے مذہب ومسلک کو تباہ کرنے کی دانستہ نہیں تو نادانستہ جدوجہد اور سعی نامشکور ضرور ہے۔

نہ عالمی سطح پر ہماری کوئی حیثیت ہے نہ ہی اپنے ملک میں کوئی اہم مقام حاصل ہے اور اکابرین میں سے جو بھی عالم جاودانی کو رخصت ہوتا ہے اس کی مسند خالی ہی رہتی ہے اس خسارے اور نقصان کی تلافی کا بھی قطعاً کوئی خیال نہیں صرف اور صرف ایک فریضہ اپنے اوپر لاگو کر رکھا ہے کہ آپس میں لڑو اور لڑاؤ دوسروں کو بھی بے عزت کرو اور خود بھی بے عزت بنو، نعوذ باللہ من ھذا الخذلان والخسران۔

گناہ بے گناہی:

بندہ کا اس مسئلہ میں قصور اور گناہ کیا ہے اور مجھے ہدف تنقید بنانے کا موجب کیا ہے؟ میں نے اپنے ناقص مطالعہ کے مطابق اکابرینِ ملت اور اسلاف کرام کے باہم متخالف اور متناقض اقوال کو مدِ نظر رکھتے ہوئے صرف درمیانی راستہ نکالنے کی سعی اور جدوجہد کی ہے۔ بعض عرفائے کرام کا ارشاد یہ تھا کہ حضور اکرم ﷺ بالفعل نبی تھے کیوں کہ آپ کا ارشاد گرامی ہے کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد جب کہ علمائے ظاہر فرماتے ہیں کہ بالفعل نبی ہو اور نبوت کا دعوی نہ کرے، نہ ہی تبلیغ احکام فرمائے یہ خلاف عقل ہے اور ایسا قول سراسر جہالت ہے اور اُن کے نزدیک اس حدیث اور اس کی ہم معنی احادیث کا مطلب یہ تھا کہ مستقبل میں آپ کے نبی بنائے جانے کا فیصلہ کر دیا گیا تھا اور اس کی اشاعت وتشہیر کر دی گئی تھی۔

بندہ نے دونوں طرح کے اقوال کو برحق تسلیم کرتے ہوئے درمیانہ راستہ یہ اختیار کرلیا